بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرح عقیدہ واسطیہ مترجم

متن:

شیخ الاسلام احمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ

شرح:

فضیلۃ الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز رحمہ اللہ تعالیٰ

تعلیقات وحواشی:

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ

فضیلۃ الشیخ عبد اللہ بن عبد الرحمن الجبرین رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ، تخریج واضافہ جات:

محمد زبیر شیخ حفظہ اللہ تعالیٰ

نظر ثانی:

الشیخ محمد رفیق طاہر حفظہ اللہ تعالیٰ

اشارہ کر رہا ہوں۔ مگر مؤلف نے تو کتاب لکھنے اور اسے عالم محسوس میں پیش کرنے سے پہلے اس کا خطبہ لکھا تھا۔ پھر انہوں نے "یہ" کیوں کہا؟

میں اس کے جواب میں یہ کہنا چاہوں گا کہ علماء فرماتے ہیں: اگر مؤلف نے کتاب پہلے لکھی، پھر اس کا مقدمہ اور خطبہ لکھا تو اس صورت میں کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اس لیے جس کی طرف وہ اشارہ کر رہے ہیں، وہ ان کے سامنے موجود ہے۔ لیکن اگر کتاب ابھی نہیں لکھی تو اس صورت میں وہ اپنے ذہن میں موجود ان معانی کی طرف اشارہ کر رہے ہیں جنہیں وہ اس کتاب میں لکھنے والے تھے۔ میرے نزدیک اس کی ایک تیسری وجہ بھی ہے اور وہ یہ کہ مؤلف نے یہ لفظ قاری یعنی پڑھنے والے کے اعتبار سے لکھا ہے۔ کیونکہ جب پڑھنے والا اس کتاب کو پڑھے گا تو کتاب اس کے سامنے ہو گی۔ گویا وہ اسے کہہ رہے ہیں کہ یہ کتاب جو تمہارے سامنے ہے۔ (العثیمین: 1/ 50)

(12) یہاں ایک سوال پیدا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے کہ قیامت بد ترین مخلوق پر قائم ہو گی۔ (صحيح مسلم: 2949) اور اس وقت قیامت قائم ہو گی جب اللہ کا نام لینے والا باقی نہیں بچے گا۔ (صحيح مسلم: 148) تو پھر متن میں مذکور فرمان اور ان دونوں فرامین میں کیا تطبیق ہو گی؟

جواب: "قیامت قائم ہونے تک" سے "قیامت قائم ہونے کے قریب" والا وقت مراد ہے۔ کیونکہ ایک حدیث میں ہے: «حتى يأتي أمر الله» یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے۔ (صحيح البخاري: 7312، وصحيح مسلم: 1920) یا قیامت قائم ہونے سے ان لوگوں کی موت مراد ہو گی کیونکہ جو شخص مر جاتا ہے، اس کی قیامت قائم ہو جاتی ہے۔ لیکن پہلا قول زیادہ مناسب ہے کہ وہ لوگوں قیامت قائم ہونے کے قریب والے وقت تک مدد یافتہ ہوں گے۔ ہم نے یہ تاویل دلیل کی بنیاد پر کی ہے اور دلیل کی بناء پر تاویل کرنا جائز ہے۔ کیونکہ یہ ساری باتیں اللہ کی طرف سے نازل شدہ ہیں۔ (العثیمین: 1/ 51-52)

(13) اس رسالے کا نام عقیدہ واسطیہ ہے۔ عقیدہ کے مطلب ہے: وہ پختہ یقین جس میں کسی قسم کے شک کی گنجائش نہ ہو۔ اس رسالے کو واسطیہ کا نام دینے کی وجہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ حج کے دنوں میں شیخ الاسلام رحمہ اللہ عصر کے بعد مسجد میں تشریف فرما تھے کہ واسط شہر کا ایک آدمی آپ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے کوئی ایسی تحریر لکھ دیں جس میں صحیح عقیدے کا بیان ہو۔ تب آپ نے اسی جگہ بیٹھے بیٹھے اپنے حفظ سے، بغیر کسی کتاب کو دیکھے یہ رسالہ لکھ کر اس شخص کو دے دیا۔ (الجبرین: 1/ 37)